امریکی شیطان اکبر کی شرمناک دہشت گردیاں اور انسانی حقوق کی پامالیاں
امریکی جیل سے شیخ عمر عبدالرحمٰن کا کھلا خط عالم اسلام کے نام

شیخ عمر عبدالرحمان .... ایک ایسا نام جس کا تذکرہ امریکی اور مغربی ذرائع ابلاغ میں آئے روز پڑھنے کو ملتا ہے ۔ آجکل میسوری ریاست کی سپرنگ فیلڈ جیل میں قید کاٹ رہے ہیں ۔ مصر سے تعلق رکھنے والے عمر عبدالرحمان کا جرم جرم بے گناہی ہے ۔ انہوں نے (امریکی) جیل سے مسلمانوں کو مخاطب کیا تو یہ سال گذشتہ کے ابتدائی ایام تھے لیکن ان کے الفاظ کی روشنائی آج بھی بتارہی ہے کہ عالمی انسانی حقوق کے علمبردار امریکہ اور اقوام متحدہ اور دیگر عالمی تنظیموں کے ہاں حقیقت میں "حق" اور انسانی حقوق کسے کہتے ہیں ؟ ۔ ظلم وجور کی یہ کہانی آپ بھی سنیے اور سنانے والے خود عمر عبدالرحمن ہیں ۔ لیجیے ملاحظہ کیجیے ان کا خط ۔ آپکے نام ، ہر مسلمان کے نام :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے ۔ تمام درودوسلام اس ذات گرامی پر جو تمام رسولوں کا رسولؐ ہے ۔ سلام حضرت محمدؐ اور آل محمدؐ کے لیے اور ان کے لئے جو سچے دل سے ان کی پیروی کرنے والے اور روز آخرت پر یقین رکھنے والے ہیں ۔

جس جیل میں مجھے رکھا گیا ہے وہاں کی حالت انتہائی ناقابل بیان حدتک خراب ہے ۔ امریکیوں کا مذہب اور عبادت کی آزادی دینے کا دعویٰ شدید دھوکہ ہے ۔ جھوٹ ہے جس کا حقیقت سے کچھ تعلق نہیں ۔ اکتوبر ۱۹۹۵ء سے لے کر اب تک ایک بار بھی مجھے نماز جمعہ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ۔ یہاں تک کہ باجماعت نماز ادا کرنے کے حق سے بھی محروم رکھا گیاہوں ۔

جیل کے حکام کا سلوک متعصبانہ اور امتیازی ہے ۔ جب دوسرے قیدی گارڈ کو بلاتے ہیں تو کئی ایک افراد دوڑے آتے ہیں اور ان کا مسئلہ حل کرتے ہیں ۔ میں گھنٹوں آوازیں دیتا اور منتظر نگاہوں سے دیکھتا رہتا ہوں لیکن میری آواز نقارخانے میں طوطی کی آواز بن کے دب جاتی ہے ۔ مجھے بال بنوائے اور ناخن کاٹے مہینوں گزرجاتے ہیں لیکن کوئی میری بات نہیں سنتا ۔ مجھے مجبور کیا جاتا ہے کہ میں غلاظت سے بھرے کپڑے خود صاف کروں کہ یہاں غلاظت اٹھانے کا کوئی انتظام بھی نہیں ہے ۔ مجھے قید تنہائی میں رکھا گیا ہے ۔ میں ذیابیطس کا مریض اور آنکھوں سے معذور ہوں ۔ مجھے ضرورت رہتی ہے کہ کوئی شخص میرے ساتھ رہے اور مختلف چیزوں کے استعمال میں مدد دے سکے ۔ کئی دن تو گزرجاتے ہیں اور میں کسی انسان سے بات کرنے کو ترستا رہتا ہوں ۔ اگر کوئی آئے بھی تو وہ انگریزی بولتا ہے ۔ جب کہ میں صرف عربی جانتاہوں ۔ یونہی روزوشب گزرتے ہیں ۔ کیا

تنہائی ہے کہ خود سے بھی بعض اوقات اجنبیت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ مجھ سے مسلمان ہونے کا انتقام لیا جارہا ہے۔ کیا یہی انسانی حقوق ہیں جن پر یہ لوگ اس قدر فخر کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کی گردان کرتے الیکٹرانک میڈیا پر یہ تھکتے نہیں اور اخبارات کے صفحات سیاہ کرتے جاتے ہیں لیکن ہماری آواز سننے والا بھی کوئی نہیں۔ یہ کیسی بے چارگی ہے ؟

کیا آپ نے کبھی سنا ہے کہ آپ کے جسم کی تلاشی لی جائے۔ آپ کے جسم کے ایسے حصوں کو کنگالتے کر دیا جائے جنہیں آپ خود بھی دیکھنا بے شرمی خیال کرتے ہیں۔ آپ کے جسم سے سارے کپڑے اتار لئے جائیں اور یوں محسوس ہو کہ آپ کی عریانی وہی عریانی ہے جو پیدائش کے لمحہ میں تھی۔ اللہ جانتا ہے کہ جب بھی کوئی بھائی یا بہن مجھ سے مل کر جاتے ہیں تو بعد میں میرا حال اسی طرح کا کردیا جاتا ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ امریکہ میں میرے کوئی عزیز یا خاندان کے افراد نہیں ہیں اور عام مسلمان ہی ملنے آتے ہیں۔ ہر کسی کے ملاقات کے آنے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے دوبارہ عریاں کردیا جائے گا۔ وہ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں سارے کپڑے اتاردوں۔ میں ان سے التجا کرتا ہوں کہ خدا کے لیے بس کرو۔ لیکن چیف گارڈ کرلنگ اور ان کا معاون ڈے اپنے کئی ساتھیوں کے ہمراہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اپنی ٹانگیں پھیلاکر آگے کی جانب جھک جاؤں ...... میں آپ کو شرم کے مارے بتا نہیں سکتا کہ وہ میرے ساتھ اس کے بعد کیا کچھ نہیں کرتے۔ وہ جانوروں کی طرح بن جاتے ہیں اور مجھ سے جانوروں کا سلوک کرتے ہیں۔ لیکن مجھ پر جو دباؤ ہے اسے دور کرنے کیلئے میں مسلم امت کو بتانا چاہوں گا کہ میرے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ امت کہاں سو رہی ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے کیوں بے خبر ہے .... ؟ وہ میرے جسم کے خفیہ حصوں کو تلاشی لیتے ہیں وہ میرے اردگرد کھڑے یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور قہقہے لگاتے ہیں۔ ان کے مختلف گروہ باری باری میرے جسم کے زیریں حصوں کو کھنگالتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ ایسا کرنے کیلئے ان میں مقابلہ ہورہا ہو۔ وہ مجھے اس طرح ذلیل کرتے ہیں۔ اور مجھ سے مسلمان ہونے کا انتقام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ نے اس سے سختی سے منع کیا ہے۔ میری مسلمانی میرے لئے آزمائش بنادی گئی ہے۔ اور پھر وہ ایسا کیوں نہ کریں۔ انہیں شکار مل گیا ہے انہیں ان کی منزل مل گئی ہے۔ آخر وہ میرے جسم کے زیریں خفیہ حصوں میں سے کیا تلاش کرتے ہیں ؟ کیا وہ اسلحہ تلاش کرتے ہیں، دھماکہ خیز مواد کی تلاش میں پھرتے ہیں ؟ یا پھر منشیات ڈھونڈتے ہیں جو ان کے خیال میں میرے ملاقاتی مجھے دے جاتے ہیں۔ میرے ساتھ دوبار یہ کام کیا جاتا ہے۔ میرے دل میں یہ تمنا ابھرتی ہے کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں۔ کم از کم اس اذیت سے تو نجات مل جائے گی۔ کیا اپنے دین اور عزت کی حفاظت کرنے والوں کو یہ عمل خوش کرسکتا ہے ؟

فقط آپ کا : عمر عبدالرحمان